السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ دفنانے کے بعد روح اپنا وقت آسمان پر گزرتی ہے یا قبر میں یا دونوں جگہ؟

2۔ موت کے بعد غسل جنازے اوردفن ہونے تک انسانی روح پر کیا بیتتی ہے۔اس کے کیا احساسات ہوتے ہیں۔

3۔ کیا وہ رشتہ داروں کو دیکھتا اوران کی آہ بکا کو سنتا ہے جسم کو چھونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ قبر میں بعد از سوال مومن کی روح علیین میں اور کافر کی سجین میں چلی جاتی ہے۔لیکن ہر روح کا مستقر سے معنوی اتصال بدستور قائم رہتا ہے اوریہ اتصال دنیاوی زندگی کے مشابہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے قریب تر حالت سوئے ہوئے انسان کی ہے۔بظاہر اس کی روح اتصالی شکل میں کوئی جگہ گھومتی پھرتی ہے۔اور بعض علماء نے اس کو سورج کی شعاعوں سے بھی تشبیہ دی ہے۔جو دور دور تک پھیلتی جاتی ہیں۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مطبوعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

''ان ارواح المومنين فی عليين وارواح الكفار فی سجين ولكل روح اتصال وهواتصال معنوي لايشبه الاتصال فی الحياة الدنيا بل اشبه شئ به حال النائم انفعالا وشبهة بعضهم بالشمس اي بشعاع الشمس وهذا مجمع ما افترق من الاخيار ان محل الارواح فی عليين و سجين و من كون افنية الارواح عند افنية قبورهم كما نقله ابن عبد البر عن الجمهور''

اور شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔''

''ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کا قول یعن روحوں کا عالم قبور میں ہونا اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول یعنی روحیں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی ہیں۔یہ اقوال ضعیف ہیں۔کیونکہ قرآن کے ظاہر کے مخالف ہیں۔قرآن کا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اللہ کے ہاں ممسک (نہیں) ہیں۔انہیں نعمتیں اورعذاب اللہ کی مشیت کے تحت پہنچتا رہتا ہے۔اس میں کوئی مانع (رکاوٹ) نہیں کہ ان پر عذاب اور نعمتیں پیش ہوں۔پھر سب بدن یا اس کے بعض اجزاء کو اس کا احساس بھی ہو اور مشار الیہ دلیل اللہ کا ارشاد ہے:

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا

(حاشیہ فتح الباری :3/223)

نیز ایک صحیح حدیث میں ہے:

(ان امسكت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها» صحيح البخاری كتاب الدعوات رقم الباب (13) ح(6320

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ ص 389 اور 391۔392) فتح الباری 4/243) بمعہ حاشیہ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ تعالیٰ L مذید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

نمبر 4۔اس دوران میں بھی من وجہ روح کا تعلق بلا اعادہ بدن سے قائم رہتا ہے۔جس کا احساس اسے مختلف امور میں کرادیا جاتا ہے۔مثلاً صالح انسان شدت سے ثواب موعود کا منتظر رہتا ہے جبکہ نافرمان پریشانی کا اظہار کرتا ہے۔اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

باب قول الميت وهو علی الجنازة قدمونی » صحيح البخاری كتاب الجنائز رقم الباب

''باب اس بات کا کہ میت اس وقت جب کہ اس کی لاش چارپائی پر ہوتی ہے یہ کہتی ہے مجھے جلدی لے چلو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص242

محدث فتویٰ